درود شریف کے بارہ میں ایک اعتراض کا جواب

(مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (الاحزاب:57)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کو پوری دنیا کے لئے فضل اور رحمت کو جذب کا ذریعہ بنایا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔ ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔''
(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوۃ۔ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد)

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا صرف آپؐ کے لئے دعائے رحمت نہیں ہے بلکہ آپؐ کی برکت سے اس دعا کا دائرہ بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ دورد شریف کا ذکر ہو رہا تھا تو انصار میں سے ایک نوجوان نے پوچھا کہ آل محمد ﷺ سے کیا مراد ہے تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس سے ہر مومن مراد ہے۔ (درمنثور فی التفسیر الماثور۔ تفسیر سورۃ احزاب آیت 56)

کسی بھی روحانی فیض کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ پر درود پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم ﷺ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور انکے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھذا بما صلیت علیٰ محمد. (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ:131)

درود کی اہمیت و برکات اتنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اس پر بہت کثرت کے ساتھ دوام اختیار کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے چودھری رستم علی صاحب کے نام تحریر فرمایا:

''بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں۔ اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر

گیارہ سو دفعہ روز درود مقرر کریں یا سات سو دفعہ مقرر کریں تو بہتر ہے۔ **اللھم صلی علی محمد و علی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی ابراھیم انک حمید مجید** ۔یہی درود شریف پڑھیں۔اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے۔تو زیارت رسول کریمؐ بھی ہو جاتی ہے۔اور تنویر قلب اور استقامت دین کے لئے بہت موثر ہے۔''

یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر درود کو پوری دنیا کے لئے رحمت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔ لیکن حال ہی میں متین خالد صاحب کا ایک مضمون روزنامہ خبریں کی 7رستمبر 2011ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔اس میں درود کے حوالے سے اعتراض اُٹھانے سے پہلے یہ تمہید باندھی ہے کہ جب 1974ء میں آئین میں دوسری ترمیم سے قبل قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں جماعت احمدیہ کے وفد سے سوالات کئے جارہے تھے تو اٹارنی جنرل صاحب نے یہ اعتراض اُٹھایا کہ جب احمدی کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھتے ہیں تو اس میں لفظ محمد ﷺ سے احمدی نعوذُ باللہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ مراد لیتے ہیں۔بقول متین خالد صاحب کے اس وقت اٹارنی جنرل صاحب نے اس لغو اعتراض کی تائید میں کچھ حوالے بھی پیش کئے تھے۔جو حوالے متین خالد صاحب نے اس مضمون میں درج کئے ہیں جن کو بقول اُن کے اٹارنی جنرل صاحب نے اسمبلی میں پڑھا تھا اور ان کو سن کر احمدی وفد بالکل لاجواب ہو گیا تھا،ان میں سے دو کا تعلق درود شریف کے موضوع سے ہے۔ہم یہ حوالے اسی طرح درج کر دیتے ہیں جس طرح مضمون نگار نے درج کئے ہیں۔اور پھر قارئین اس مضمون کے مصنف کی ذہنی حالت کا اندازہ خود لگا سکتے ہیں۔

اس مضمون میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف سیرت المہدی سے یہ جملہ درج کیا گیا ہے۔

''اے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور سلام ہو۔''(سیرت المہدی جلد سوئم ص:208)

پھر الفضل میں شائع ہونے والے ایک مضمون سے یہ جملہ درج کیا گیا ہے۔اللھم صلی علی محمد و علی عبدک المسیح موعود (روزنامہ الفضل قادیان 31رجولائی 1937ص5)

پھر خود ہی متین خالد صاحب نے اس کا ترجمہ یہ درج کیا ہے:''اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود و سلام بھیج۔یہ جملہ متین خالد صاحب نے ایک احمدی سید اختر احمد صاحب کے ایک مضمون سے لیا ہے جو اس وقت الفضل میں شائع ہوا تھا۔

اب پڑھنے والے خود ہی دیکھ سکتے ہیں کہ متین خالد صاحب یہ ثابت کرنے چلے تھے کہ جب احمدی کلمہ پڑھتے ہوئے محمد ﷺ کہتے ہیں تو اس سے نعوذُ باللہ ان کی مراد بانی سلسلہ احمدیہ ہوتی ہے اور وہ اس لغو مفروضے کی تائید میں جو حوالے پیش کر رہے ہیں وہ خود ہی اس مفروضے کی

تردید کر رہے ہیں۔ یہ دونوں حوالے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب احمدی آنحضرت ﷺ کا اسمِ مبارک لیتے ہیں تو اس سے یقینی طور پر مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہوتی ہے اور جب مسیح موعود کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات ہوتی ہے ورنہ دوسرے حوالے میں محمد ﷺ کے الفاظ کے بعد اور 'ؤ' کے بعد **علی عبدک المسیح موعود** کے الفاظ علیحدہ نہ استعمال کئے جاتے۔ اور اسی طرح پہلے حوالے سے، جو کہ سیرت المہدی سے لیا گیا ہے، یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے مراد آنحضرت ﷺ کی مبارک ذات ہوتی ہے اور جب مسیح موعود کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں تو اس سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات مراد ہوتی ہے۔ وہ جس چیز کو دلیل بنا کر پیش کر رہے ہیں وہ خود ان کے مفروضے کی مکمل طور پر تردید کر رہی ہے۔ اور صرف ان دو حوالوں کا کیا ذکر ہے، جماعتِ احمدیہ کا لٹریچر جو لاکھوں صفات پر مشتمل اور دنیا کی بیسیوں زبانوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے اس بے سروپا الزام کی مکمل طور پر تردید کر رہا ہے۔ اور اس لٹریچر کا ایک بڑا حصہ اب انٹرنیٹ پر موجود ہے کوئی بھی دیکھ کر اس بات کی تصدیق کر سکتا ہے کہ فقط بدحواسی کے عالم میں ایک بے سروپا الزام لگایا جا رہا ہے اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

لیکن یہ امر قارئین کے لئے باعثِ دلچسپی ہوگا کہ اسمبلی کی اس کارروائی کے حوالے سے یہ طبقہ نہ صرف مسلسل غلط بیانی سے کام لے رہا ہے بلکہ جیسا کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اکثر ایسی صورت میں اس گروہ کی دوسری غلط بیانی پہلی غلط بیانی سے بالکل مختلف نکلتی ہے اور اس کی تردید کر دیتی ہے۔ اب ہم درود کے حوالے سے ہی جائزہ لیتے ہیں کہ اسمبلی میں اس حوالے سے کیا سوال ہوا تھا اور کیا جواب دیا گیا تھا۔ اور پہلے اس ضمن میں کیا غلط بیانی کی گئی تھی اور پھر کچھ سالوں کے بعد اس ضمن میں پہلے سے مختلف کیا واقعات بیان کئے گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ 10/اگست 1974ء کی کارروائی کے دوران پہلے وقفہ کے بعد اٹارنی جنرل صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے دریافت کیا کہ کیا قادیان میں کوئی پریس ضیاء الاسلام نام کا تھا۔ حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا اس میں کوئی رسالہ 'درود شریف' نام کا شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے پڑھا نہیں مگر دیکھا ہے۔ پھر اٹارنی جنرل صاحب نے کہا کہ اس میں جو درود شائع کیا گیا ہے اس میں درود میں محمد کے بعد احمد آ جاتا ہے اور پھر آل محمد کے بعد آل احمد آ جاتا ہے اور اس کی ایک فوٹو کاپی بھی پیش کی اور اس سے اپنی طرف سے ایک روایت بھی پڑھ کر سنائی جس کے مطابق کسی صاحب نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ درود بانی سلسلہ احمدیہ کی موجودگی میں بھی پڑھا گیا ہے اور انہوں نے کبھی نہیں روکا۔ اس وقت امام

جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ یہ کتاب تو احمدی کی لکھی ہوئی ہے لیکن آپ جو درود سنا رہے ہیں وہ جماعت میں رائج نہیں ہے اور نہ جس نام سے یہ روایت بیان کی جارہی ہے وہ نام جماعت میں کوئی معروف نام ہے جس کی روایت سند مانی جائے۔ جب گفتگو ذرا لمبی چلی اور غالباً اصل حوالہ سامنے آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس اشاعت میں یہ درود ہے ہی نہیں۔ اس پر اٹارنی جنرل صاحب نے کہا کہ کیا یہ بات غلط ہے تو اس پر پھر فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ اس پر انہوں نے پھر پوچھا کہ کیا آپ کو ہدایت ہے کہ یہ درود پڑھیں تو اس پر آپ نے فرمایا کہ میں آج پہلی دفعہ یہ سن رہا ہوں۔ اس پر اٹارنی جنرل صاحب نے چاروناچار گفتگو کا رخ کسی اور طرف موڑ دیا۔

چونکہ اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے تھے۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ بعد میں مکمل تحقیق کر کے حقائق بیان کئے جاتے۔ چنانچہ جب کارروائی سوا سات بجے شروع ہوئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے اٹارنی جنرل صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ رسالہ درود شریف کی فوٹو کاپی ہمیں دی گئی تھی۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے تھے۔ اور ہمارے پاس کئی ایڈیشن ہیں، وہ سارے ہم نے دیکھے ہیں۔ اور اس میں یہ عبارت کہیں نہیں ہے۔ جو چھپا ہوا ہے وہ بھی غلط ہے۔ جو صفحہ نمبر ہے وہ بھی غلط ہے اور عبارت یہ وہ بھی غلط ہے۔ اب یہ بہت بڑی خفت تھی جو سوال کرنے والوں کو اُٹھانی پڑ رہی تھی۔ انہوں نے خدا جانے کس طرح ایک فوٹو کاپی بنا کر پیش کی تھی اور اب اسی روز اسمبلی میں یہ بھانڈا پھوٹ گیا تھا کہ اعتراض کرنے کے لئے جو عبارت پڑھی گئی تھی وہ غلط تھی۔ جعلسازی تھی یا کیا تھا یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن جب اصل کتاب پڑھی گئی تو اس میں یہ عبارت موجود نہیں تھی۔ اٹارنی جنرل صاحب پر تو گھڑوں پانی پڑ گیا۔ انہوں نے کچھ بات بڑھانے کی کوشش کی تو سپیکر صاحب نے اس خفت سے ان کی گلوخلاصی کرانے کے لئے یہ کیا کہ کہا

When I think the denial comes there is no need of explanation

یعنی جب تردید ہوگئی ہے تو وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ صحیح نکلتا یا غلط حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ہی اس اعتراض کو باطل کر دیتا ہے کیونکہ اس کتاب کے آغاز میں ہی وہی مسنون درود شریف درج کیا گیا جو کہ نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اس کو پڑھنے کی بہت کچھ فضیلت بیان کی گئی ہے کیونکہ یہ درود شریف آنحضرت ﷺ نے سکھایا تھا۔ اور اس درود شریف کا متن ہم اس مضمون کے آغاز میں درج کر چکے ہیں۔

جب اللہ وسایا صاحب نے اس کارروائی کا تحریف شدہ متن شدہ شائع کیا تو 10/اگست کی کارروائی میں اس حصہ کو بھی بہت کچھ تحریف کر کے شائع کیا اور جس حصہ میں سوال کرنے والوں کو واضح خفت اُٹھانی پڑی تھی وہ حصہ غائب کر دیا۔ کیونکہ اصل کارروائی کو وہ شائع کرنے کے

متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ دلچسپی رکھنے والے اللہ وسایا صاحب کی کتاب ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' مطبوعہ علم وعرفان پبلشرز ایڈیشن اول جولائی 2000ء کے صفحہ 141 تا143 پر یہ حصہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس حصہ میں اللہ وسایا صاحب نے یہی لکھا ہے کہ اس وقت اٹارنی جنرل صاحب نے رسالہ درود شریف کا حوالہ پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس تحریف شدہ اشاعت کو بھی پڑھ جائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ درود کے حوالے سے یہ اعتراض اسی موقع پر اُٹھانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور اس وقت بھی یہ اعتراض اس پس منظر سے نہیں اُٹھایا گیا تھا جیسے متین خالد صاحب پیش کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اس تحریف شدہ اشاعت کے مطابق بھی اور کسی موقع پر ایسا نہیں کیا گیا کہ درود شریف کے حوالے سے یہ اعتراض اُٹھایا گیا ہو۔ لیکن اب مخالفین کو مزید پریشانی اور گھبراہٹ کا سامنا ہے تو اس حوالے کو تبدیل کر الفضل کے شمارے کا حوالہ بنا دیا گیا ہے۔ پہلے یہ آپس میں فیصلہ کر لیں کہ کون سچ بول رہا ہے۔ دونوں کے دعووں میں تضاد ہے اور دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دونوں نے اپنی تحریروں میں غلط بیانی سے بھرپور کام لیا ہے اور یہ بات دلچسپ ہے کہ ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' کا دیباچہ خود متین خالد صاحب نے تحریر کیا تھا اور اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کئے تھے۔

ویسے متین خالد صاحب کی ''متانت'' اپنی جگہ مگر ان کی یہ عادت کچھ غیر متین سی ہے کہ ایک موقف یا اعتراض پیش کرتے ہیں لیکن اس کی تائید میں جو حوالہ پیش کرتے ہیں وہ ان کے بیان کردہ موقف کی تردید کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف ان کی تصنیف 'ثبوت حاضر ہے' اس قسم کے حوالوں سے بھری پڑی ہے۔ جن حوالوں کی فوٹو کاپیاں وہ ساتھ لگا کر اپنی اس تصنیف کو ضخیم بناتے ہیں وہ خود ہی ان کے الزام کی تردید کر رہی ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں متین خالد صاحب کی تحریر کچھ بے ربط اور مبہم ہوتی ہے اس لئے جب وہ کوئی اعتراض حوالے سمیت پیش کرتے ہیں تو یہ واضح نہیں ہوتا کہ اصل میں اعتراض ہے کیا درود کے بارے میں یہ دو حوالے پیش کرتے ہوئے بھی وہ واضح نہیں کر سکے کہ وہ اصل میں کیا اعتراض پیش کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس ضمن میں جو اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ متین خالد صاحب کی کوشش یہی تھی کہ یہ اعتراض کریں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ احمدیوں نے مسنون دورد شریف کے علاوہ اپنا علیحدہ درود بنا رکھا ہے۔

2۔ جس طرز پر یعنی صل علیٰ... کے الفاظ کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے احمدی اسی طرز پر بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر درود پڑھتے ہیں جو ان معترضین کے نزدیک ناجائز ہے۔ ہم ان دونوں اعتراضات کا قرآن مجید کی آیات اور احادیثِ نبویہ ﷺ کی روشنی میں جائزہ لیں گے تا کہ کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے۔

جہاں تک پہلے اعتراض کا تعلق ہے تو یہ بات تو

ہم حوالے سے بھی واضح کر چکے ہیں اور جماعتِ احمدیہ کا بیسیوں زبانوں میں دنیا بھر میں موجود لٹریچر اس بات کا واضح ثبوت ہے اور دنیا بھر میں کسی احمدی بچے تک سے پوچھ کر بھی اپنی تسلی کی جا سکتی ہے کہ نماز میں اور عموماً ذکر کے طور بھی احمدی وہی مسنون درود شریف بڑی محبت سے پڑھتے ہیں جو کہ کئی احادیث میں بیان ہوا ہے اور جس کا متن ہم ایک حوالہ میں مضمون کے آغاز میں ہی درج کر چکے ہیں۔ البتہ بعض احمدیوں کی تحریروں میں اس قسم کے مختصر دعائیہ فقرے بھی لکھے مل جائیں گے جن کی دو مثالیں سیرت المہدی اور الفضل کے مذکورہ حوالوں میں موجود ہیں۔

تو واضح ہو کہ یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں کیونکہ احادیث نبویہ ﷺ میں اور سلف صالحین کی روایات میں ایسے کئی مختلف درود بیان ہوئے ہیں جن میں اس دعا میں برکت کے لئے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اور لوگوں کو آپ کے طفیل اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اور عالم اسلام کا لٹریچر اس قسم کی روایات سے بھرا ہوا ہے۔ درود کے با برکت موضوع پر ایسی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں احادیث نبویہ ﷺ اور دوسرے لٹریچر سے چالیس چالیس مختلف درود جمع کئے گئے ہیں۔ ہم دو کتابوں کے نام لکھ دیتے ہیں جن کو دیکھ کر ہر کوئی اپنی تسلی کر سکتا ہے۔

1۔ کتاب ’فضیلت و شان درود و سلام‘ مولفہ محمد شریف مغل ترتیب و نظرِ ثانی محمد ربنواز۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۱۶ سے 155 پر احادیث میں بیان کردہ چالیس قسم کے مختلف درود درج کئے گئے ہیں۔

1۔ کتاب ’فضائل درود شریف‘ مولفہ محمد زکریا کاندھلوی صاحب شائع کردہ مکتبہ محمد اخلاق بن محمد اسحاق، مدینہ منورہ۔ اس کتاب میں بھی مختلف قسم کے درود درج کئے گئے ہیں۔

اور ان درودوں میں مختلف لوگوں کو اس دعا میں آنحضرت کی اتباع میں شامل کیا گیا ہے مثلاً سنن ابو داؤد میں آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہم اہل بیت پر درود بھیجنا چاہے وہ ان الفاظ میں درود پڑھے **اللھم صل محمد النبی و ازواجه امهات المومنین و ذریته و اهل بیته......** (سنن ابو داؤد باب الصلوة علی النبی ﷺ باب 334) چنانچہ اس درود میں خصوصیت کے ساتھ ازواج مطہرات اور آنحضرت ﷺ کی مبارک اولاد کو درود میں شامل کیا گیا ہے۔ بے شک آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا روحانی مراتب کے حصول کے لئے بہت ضروری ہے جیسا کہ بانی سلسلہ احمدیہ یہ اہم اصول بیان فرماتے ہیں:

’’افاضہ انوارِ الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 1 ص:598)

اس کے علاوہ حضرت حسن بصری نے ایک ایسے درود کو پڑھنے کی تاکید کی تھی جس کے الفاظ میں یہ عبارت شامل ہے۔ **اللھم صل علی محمد و علیٰ آله و اصحابه و اولاده و ازواجه و ذریته و اهل بیته و اصهاره و انصاره و اشیاعه و محبه و امته و علینا**

معھم اجمعین

(فضائل درود شریف مولفہ محمد زکریا کاندھلوی صاحب صفحہ:65)

اس درود میں نہ صرف اہل بیت کو بلکہ آپ سے محبت رکھنے والوں کو، تمام امت کو اور خود درود پڑھنے والے کو درود کی دعا میں شریک کیا گیا ہے۔ اب ہم اس سوال کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا صل علی ... کے الفاظ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی اور کے لئے دعا مانگنا جائز ہے؟ یوں تو خود مسنون درود میں آلِ محمد کے الفاظ ہی اس مسئلہ کو حل کر دیتے ہیں لیکن ہم اس ضمن میں کچھ احادیث سامنے رکھیں گے تا کہ کوئی اشتباہ نہ رہے۔

پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ اس لفظ کے معنی کیا ہیں۔ مفرداتِ امام راغب میں لفظ الصلوۃ کے معنی میں لکھا ہے کہ اس کا مطلب دعا دینے تحسین وتبریک وتعظیم کرنے کے ہیں اور لکھا ہے کہ محاورہ صلیت علیہ کا مطلب ہے کہ میں نے اس کو دعا دی اور پھر یہ حدیث درج کی ہے کہ اگر کسی کو کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ قبول کرے اور اگر روزہ دار ہے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’فلیصل‘‘ یعنی وہ دعوت کرنے والے کے لئے دعائے رحمت کرے۔

(واضح رہے کہ اردو میں اس لفظ کا ترجمہ ’’درود‘‘ کا لفظ ہے جس کے معنی دعا کے ہیں۔ فیروز اللغات)

صحیح مسلم میں حدیث بیان کی گئی ہے کہ جب بھی آنحضرت ﷺ کے پاس کوئی قوم صدقہ لے کر آتی تھی تو آپؐ انہی الفاظ میں اس کے لئے دعا کرتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ابو اوفیٰ آپؐ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا: اللھم صل علیٰ اٰل ابی اوفیٰ

(یعنی اے اللہ ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت کر)

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الدعالمن اتی بصدقۃ)

پھر صحیح مسلم یہ حدیث درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

(کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد)

یہ ترجمہ علامہ وحید الزماں کے ترجمہ سے لیا گیا ہے۔

سنن ابوداؤد میں تو ایک باب الصلوۃ علیٰ غیر النبی ﷺ (یعنی نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور پر درود بھیجنے کے بارے میں) درج کیا گیا ہے۔ اور اس بات کے جواز کے طور پر یہ حدیث درج کی گئی ہے کہ ایک عورت نے آپؐ کے حضور درخواستِ دعا کی تو آپ نے فرمایا صلی اللہ علیکِ و علیٰ زوجکِ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحم کرے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ رَحۡمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُہۡتَدُوۡنَ. (البقرۃ:158)

شاہ رفیع الدین دہلوی صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے ’’یہ لوگ اوپر ان کے ہیں درود، پروردگار ان کے سے اور رحمت......‘‘

الغرض جس طرح بھی جائزہ لیا جائے متین خالد صاحب کے اعتراضات نہ صرف غیر متین بلکہ بے بنیاد نظر آتے ہیں۔ان حقائق کو دیکھنے کے بعد یہی رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ اس موضوع پر کچھ لکھنے سے قبل انہوں نے بنیادی معلومات حاصل کرنے کا تکلف بھی نہیں کیا تھا۔اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک اعتراض اُٹھانے کی کوشش کی اور پھر بجائے اس کے حق میں ثبوت مہیا کرنے کے اپنے اعتراض کے خلاف ثبوت درج کر دیئے۔ان سے ہماری درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود کو پوری دنیا کے لئے حصولِ رحمت کا ذریعہ بنایا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا وجود پوری دنیا کے لئے مجسم رحمت ہے۔کم از کم اس مقدس موضوع کو آڑ بنا کر انتشار پھیلانے اور غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ پر درود کو پوری دنیا کے لئے رحمت اور فضل جذب کرنے کا ذریعہ بنائے اور پوری دنیا اس سے فیضیاب ہو۔آمین۔

اپنا خیال رکھنا

جب تک رہے اکٹھے ، دن رات گزرے اچھے
اب جا رہا ہوں بیگم ، اپنا خیال رکھنا

تم میرے گھر میں آئی ، خوشیاں ہزار لائی
ہر دم رہی ہو ہمدم ، اپنا خیال رکھنا

پیار و وفا تمہارا ، ہر دم رہا سہارا
بانٹا ہے میرا ہر غم ، اپنا خیال رکھنا

وقت جدائی آیا ، دل پر ہے غم کا سایہ
آنکھیں ہوئی ہیں پُرنم ، اپنا خیال رکھنا

بچوں سے دل لگانا ، تم مجھ کو بھول جانا
اک دن ملیں گے باہم ، اپنا خیال رکھنا

مرقد پہ میری آنا ، آنسو بھی کچھ بہانا
مجھ سے کہنا سب غم ، اپنا خیال رکھنا

(مکرم مبارک طاہر صاحب)